جلد ۵۲/۱۷ ۱۰ امان ۱۳۴۲ ہش ۱۳ شوال ۱۳۸۲ ھ ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء نمبر ۵۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منیر احمد صاحب —

ربوہ ۹ مارچ بوقت ½ ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

— آمین اللّٰھم آمین —

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ مارچ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع منظہر ہے کہ طبیعت پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۹ مارچ۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲ مئی ۱۹۵۲ء (جو ۶ مارچ ۱۹۶۳ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے) پڑھ کر سنایا۔

— ربوہ ۹ مارچ۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ جس کی وجہ سے بے چینی زیادہ رہتی ہے۔ اور گاہے گاہے غنودگی بھی طاری ہو جاتی ہے احباب التزام سے دعائے صحت جاری رکھیں۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ مباحثات

ربوہ ۹ مارچ۔ تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر کُل پاکستان بین الکلیاتی سالانہ مباحثات اپنی روایتی شان کے ساتھ ۹ اور ۱۰ مارچ ۱۹۶۳ء کو کالج ہال میں منعقد ہو رہے ہیں۔ انگریزی مباحثہ ۹ مارچ کو ½ ۶ بجے شام اور اردو مباحثہ ۱۰ مارچ کو ½ ۷ بجے شام منعقد ہوگا۔ (صدر کالج یونین ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رعایت اسباب جائز ہے لیکن حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر بھروسہ کرنا منع ہے

یہ خطرناک شرک ہے کہ اسباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے کہ انسان خدا تعالیٰ سے بکلّی دور جا پڑے

"یہ بھی خدا تعالیٰ نے منع نہیں کیا کہ دنیوی ضرورتوں کے پورا کرنے کے لئے اسباب کو اختیار کیا جائے نوکری والا نوکری کرے۔ زمیندار اپنی زمینداری کے کاموں میں رہے۔ مزدور مزدوریاں کریں تا وہ اپنے عیال و اطفال اور دوسرے متعلقین اور اپنے نفس کے حقوق کو ادا کر سکیں۔ پس ایک جائز حد تک یہ سب درست ہے اور اس کو منع نہیں کیا جاتا لیکن جب انسان حد سے تجاوز کر کے اسباب ہی پر پورا بھروسہ کرے اور سارا دارومدار اسباب پر ہی جا ٹھہرے تو یہ وہ شرک ہے جو انسان کو اس کے اصل مقصد سے دور پھینک دیتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اگر فلاں سبب نہ ہوتا تو میں بھوکا مر جاتا۔ یا اگر یہ جائداد یا فلاں کام نہ ہوتا تو میرا برا حال ہو جاتا۔ فلاں دوست نہ ہوتا تو تکلیف ہوتی۔ یہ امور اس قسم کے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ جائداد یا اور اور اسباب و احباب پر اس قدر بھروسہ کیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے بکلّی دور جا پڑے۔ یہ خطرناک شرک ہے جو قرآن شریف کی تعلیم کے صریح خلاف ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ اور فرمایا وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ اور فرمایا مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ اور فرمایا وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ قرآن شریف اس قسم کی آیتوں سے بھرا پڑا ہے کہ وہ متقیوں کا متولّی اور متکفّل ہوتا ہے تو پھر جب انسان اسباب پر تکیہ اور توکّل کرتا ہے تو گویا خدا تعالیٰ کی ان صفات سے حصہ دیتا ہے اور ایک اور خدا تو اپنے لئے ان اسباب کا تجویز کرتا ہے۔ چونکہ وہ ایک پہلو کی طرف جھکتا ہے اس سے شرک کی طرف گویا قدم اٹھاتا ہے۔ جو لوگ حکام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ان سے انعام یا خطاب پاتے ہیں ان کے دل میں ان کی عظمت کے طور پر خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے وہ ان کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دور پھینک دیتا ہے۔ پس انبیاء علیہم السلام یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اسباب اور توحید میں تناقض نہ ہونے پاوے بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہے اور مآل کار توحید پر جا ٹھہرے۔ وہ انسان کو یہ سکھانا چاہتے ہیں کہ ساری عزتیں سارے آرام اور حاجات برآری کا متکفّل خدا ہی ہے۔ پس اگر اس کے مقابل میں کسی اور کو بھی قائم کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ دو ضدوں کے تقابل سے ایک ہلاک ہو جاتی ہے"

(الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۲ء)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ مارچ ۶۳ء

جماعتِ احمدیہ عیسائیت کو ختم کرنے کے لئے کیوں مستعد عمل ہے؟

صدق جدید مورخہ یکم مارچ ۱۹۶۳ء میں مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی نے "سچی باتیں" "بلا تبصرہ" کے زیر عنوان حسب ذیل عبارت درج کی ہے جو لفظ بہ لفظ نقل کی جاتی ہے:۔

"ایک دہلوی صحافی جو سیاحت پاکستان پر گئے ہوئے ہیں ان کے بڑے مفصل مکتوب کراچی کا آخری ٹکڑا:۔
"بے شک ہمارے کچھ علماء کرام عیسائیت کی بیخ کنی کے لئے اپنی سی کوشش کر رہے ہیں لیکن نتیجۃً وہ عبث ہے۔ کیونکہ آج کی دنیا میں ان کے ذرائع و رسائل بالکل ناکافی و محدود ہیں۔ ناانصافی ہوگی اگر میں ان تبلیغی کوششوں کا ذکر نہ کروں جو قادیانی جماعت کر رہی ہے صرف یہی ایک فرقہ ایک ہے جو عیسائیت کو ختم کرنے کے لئے مستعد عمل ہے حقیقت میں قادیانی مبلغین ہی عیسائی مبلغوں کی راہ میں روڑا بنے ہوتے ہیں لیکن جہاں یہ لوگ عیسائیت کی بیخ کنی کر رہے ہیں۔ وہیں اپنا جال بھی پھیلا رہے ہیں۔ تو گویا صورت ایک ہی ہے۔ یعنی اگر عیسائیت ختم ہو گئی تو قادیانیت پھیلے گی۔ میں نے یہاں کے ایک بڑے جید عالم سے اس سلسلے میں گفتگو کی تو انتہائی مایوس کن جواب ملا۔۔۔۔ میں اپنی چند سالہ تحقیقات قادیانیت سے اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بننے کا خبط (نعوذ باللہ من ذالک) نہ دامنگیر ہو گیا ہوتا تو وہ امت مسلمہ کے لئے بڑے ہی قیمتی شے ثابت ہوتے۔ جب پچھلی بار لاہور آیا تھا تو دو ایک روز کے لئے ربوہ بھی گیا تھا۔ وہاں مجھے اسلام کی صحیح و حقیقی تصویر نظر آئی بجز ان کے مخصوص و اختراعی عقائد کے"۔ (صدق جدید یکم مارچ ۶۳ء)

جیسا کہ ظاہر ہے یہ الفاظ احمدیت کے کسی دوست یا خیرخواہ کے نہیں ہیں تاہم یہ الفاظ ایسے شخص کے ضرور ہیں جو "اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ" کے الٰہی حکم کے معنی سمجھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کو اب ایسی شہادتوں کی ضرورت نہیں ہے ابتداء ہی سے سنجیدہ مسلمان احمدیت کی فعالیت کو محسوس کرتے آئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ احمدیت میں یہ فعالیت کیوں ہے اور مسلمانوں کی دوسری جماعتیں باوجود بڑے بڑے دعووں کے احمدیوں کے مقابلہ میں اشاعت اسلام کا کام کیوں نہیں دکھا سکیں۔ اس کا جواب دراصل مندرجہ بالا عبارت میں ہی نفی کی صورت میں دیا گیا ہے جہاں مکتوب نگار نے کہا ہے کہ

"اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی بننے کا خبط نہ دامنگیر ہو گیا ہوتا"

مضمون نگار نے کہا ہے کہ یہ رائے انہوں نے قادیانیت کی چند سالہ تحقیقات کے نتیجہ میں کہی ہے اور پھر آپ نے اپنے ربوہ جانے کا بھی ذکر کیا ہے۔

ہم مکتوب نگار کی اس بات کو ضرور سراہتے ہیں کہ انہوں نے احمدیت کی تحقیق کی ہے اور ربوہ بھی آئے ہیں۔ اگر وہ احمدیوں کے بعض عقاید سے متاثر نہیں ہوئے تو یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ ان عقاید کے متعلق جو آپ کو احمدیوں کے تعلق میں خاص طور پر اختراعی معلوم ہوتے ہیں انہیں اپنی رائے قائم کرنے کا حق ہے تاہم ہم اتنا کہنے کی ضرور جسارت کرتے ہیں کہ انہوں نے اس بارے میں اپنی رائے قائم کرنے میں ذرا تعجیل سے کام لیا ہے۔ ہم نے یہ بات صرف اس لئے کہی ہے کہ وہ تحقیق حق کے دعویدار ہیں اس لئے چاہیئے تھا کہ وہ ان عقاید پر جو انکو اختراعی نظر آتے ہیں ذرا زیادہ غور کرتے تاکہ ان پر احمدیت کی فعالیت کا راز منکشف ہو جاتا۔

ہمارا دعویٰ ہے جس کے لئے ہم قرآن و سنت سے شہادت پیش کر سکتے ہیں کہ احمدیوں نے کوئی خاص عقیدہ اختراع نہیں کیا۔ احمدیوں کا اسلام وہی ہے جو قرآن و سنت سے ثابت ہوتا ہے۔ البتہ بعض ایسے عقاید ضرور ہیں جو امتداد زمانہ کے ساتھ بیرونی اور اندرونی اثرات کی وجہ سے خود مسلمانوں نے بدل دئیے ہوئے تھے احمدیت نے ان عقاید کی صحیح صورت جیسی کہ قرآن و سنت سے ثابت ہوتی ہے پیش کی ہے۔ جو بدلے ہوئے حالات میں غیر مانوس معلوم ہوتے ہیں۔

مکتوب نگار نے تسلیم کیا ہے کہ احمدیوں ہی کا وہ ایک فرقہ ہے جو عیسائیت کو ختم کرنے کے لئے مستعد عمل ہے اور ان کے مبلغین ہی عیسائی مبلغوں کی راہ میں روڑا بنے ہوئے ہیں۔ مکتوب نگار کو سوچنا چاہیئے تھا کہ ایسا کیوں ہے؟

کیا یہی ایک بات ثابت نہیں کرتی کہ احمدی صحیح اسلامی اصولوں پر کاربند ہیں اور وہ قرآن و سنت ہی کے دلائل سے عیسائیت کا ناطقہ بند کر رہے ہیں۔ تثلیث اور کفارہ کا توڑ وہ صداقتیں ہیں جو توحید باری تعالےٰ اور ہر فرد کی اپنے اعمال کی ذمہ داری کے تعلق میں قرآن و سنت میں بیان ہوئی ہیں۔

بہرحال مکتوب نگار کے لئے سب سے اہم کام اس ضمن میں یہ تھا کہ وہ اس امر پر ذرا زیادہ گہرائی سے غور کرتا کہ تمام دوسرے اسلامی فرقوں کے مقابلہ میں صرف احمدی ہی عیسائیت کے استیصال میں اتنے مستعد عمل کیوں ہیں۔ اگر وہ غور کرتا تو اس کو قرآن کریم ہی سے اس کا جواب مل جاتا۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی سخت مخالفت ہوتی ہے مگر وہ اور ان کے پیرو ایسے جوش استقلال اور مستعدی سے کام کرتے ہیں کہ آخر میں مخالفین کو ہی ناکامی اٹھانی پڑتی ہے اس سے واضح ہے کہ جو کام جوش استقلال اور مستعدی سے کیا جائے اس میں ضرور کامیابی ہوتی ہے اور یہ چیز ہی انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتوں کو امتیازی ہوتی ہیں جس سے اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا وجود خود ان کے لئے اور ان کی جماعت کے لئے مہمیز ہوتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ ان کو اپنے مشن پر اور اس کی حقانیت اور صداقت پر کامل یقین ہوتا ہے۔ جب کسی انسان کو اپنے مقصد پر کامل یقین ہو جاتا ہے تو وہ اس کے لئے جوش استقلال اور مستعدی کا اظہار کرتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور انکی جماعتوں کو جو اپنے مشن میں جوش استقلال اور مستعدی دوسرے لفظوں میں فعالیت حاصل ہوتی ہے وہ اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ انکو اپنے مشن پر پورا یقین ہوتا ہے۔

اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ اس کے لئے ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں آپ عام دنیوی کاموں میں بھی دیکھیں گے کہ کسی شخص کی کسی مادی مقصد میں کامیابی کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ اس شخص کو اس پر کامل یقین ہوتا ہے۔ آج اہل مغرب نے مادی سائنس میں بے حد ترقی کر لی ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ ان لوگوں نے مشاہدہ اور تجربہ سے اپنے کاموں میں یقین کامل حاصل کیا ہے ایک سائنس دان ایک تھیوری قائم کرتا ہے پھر وہ اپنی لیبارٹری میں تجربات کرتا ہے جوں جوں مشاہدہ اور تجربہ کے ساتھ حقائق اس کو معلوم ہوتے جاتے ہیں جو اس کی تھیوری کی تائید کرتے ہیں توں توں اس کا ایمان بڑھتا چلا جاتا ہے اور وہ زیادہ جوش استقلال اور مستعدی سے کام میں مصروف ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ آخر میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔

مادی امور میں چونکہ ہمارے مادی حواس براہ راست تجربہ اور مشاہدہ سے یقین حاصل کرتے ہیں اس لئے ان امور میں ہمارا یقین بھی پختہ ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح روحانی باتوں ... میں بھی کامل یقین حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان کا تجربہ اور مشاہدہ کیا جائے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو جو یقین حاصل ہوتا ہے وہ اسی لئے ہوتا ہے کہ روحانی معاملات میں ان کو تجربہ اور مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ ان بیّن نشانات سے جو اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے مقرر کئے ہیں اپنی جماعتوں کو اپنی حقانیت کا یقین دلاتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں جہاں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا ذکر آتا ہے وہاں ان کے ساتھ بیّنات کا بھی ذکر آتا ہے۔

ہم یہاں "نبوت" کے مسئلہ میں نہیں جانا چاہتے البتہ اپنا مطلب بیان کرنے کے لئے اتنا ضرور کہنا چاہتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ وہ اس زمانہ میں خاص کر عیسائیت کے استیصال کے لئے مامور من اللہ ہیں۔ آپ نے اپنے دعوے کے ثبوت کے لئے ہمارے سامنے وہ بیّنات پیش کئے ہیں جن سے ہمارے نزدیک اپنے دعوے کی تصدیق ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں احمدیہ جماعت نے آپ کے اس دعوے کو علیٰ وجہ البصیرت مان لیا ہے اور اسنے مان لیا ہے کہ آپ کسر صلیب اور قتل خنزیر کے لئے خاص طور پر کھڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہر سچا احمدی اس یقین سے سرشار ہے کہ وہ کسر صلیب اور قتل خنزیر کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ یہ یقین اس کو ان بیّنات سے پیدا ہوا ہے جو اس نے دیکھے ہیں۔ ان بیّنات میں سے ہی وہ دلائل ہیں جو قرآن و سنت کی روشنی میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے استیصال کے لئے پیش کئے ہیں۔ احمدیوں کو ان دلائل میں الٰہی قوت محسوس ہوتی ہے چنانچہ ان دلائل میں سے کچھ وہ ہیں جو اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود نہیں ہیں بلکہ آپ اپنی طبعی عمر کو پہنچ کر اسی زمین پر فوت ہو چکے ہیں۔ بظاہر شاید یہ ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے لیکن آج اگر ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں اور وہ آسمان پر زندہ موجود نہیں ہیں جو اس دنیا میں دوبارہ نازل ہوں گے تو اسی ایک حقیقت سے ہی موجودہ عیسائیت کی تمام عمارت دھڑام سے زمین پر گر جاتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف قرآن و سنت سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کیا ہے بلکہ آپ کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ خبر دی ہے کہ

(باقی ص۷ پر)

شذرات

لیبیا میں قیامت خیز زلزلہ

گزشتہ دنوں لیبیا کا شہر المرج بادما ایک قیامت خیز زلزلہ اور طوفان کی لپیٹ میں آگیا۔ اس کی جو اندوہناک تفصیلات اخبارات میں شائع ہوئی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ:-

"ہلاک شدگان کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی لیکن اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہلاکت گئے تک پانچ سو نعشیں نکالی جا چکی تھیں۔ سارا شہر کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا اور اس پر قبرستان جیسی خاموشی طاری ہے۔"

"اس وقت شام کا وقت تھا اور روزہ افطار ہونے والا تھا۔ بارش اور آندھی کے طوفان نے شہر کو لپیٹ میں لے رکھا تھا، اچانک زلزلہ کا زبردست جھٹکا آیا۔ اور اس کے بعد پے بہ پے اس وقت تک جھٹکے آتے رہے جب تک کہ سارا شہر کھنڈرات میں تبدیل نہیں ہو گیا سارا شہر جھولے کی مانند جھول رہا تھا ہر جھٹکے کے ساتھ شہر عمارتوں کے گرنے کی آواز سے گونج اٹھتا۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ گویا سارے شہر پر بم باری ہو رہی تھی ...... ہلاک شدگان کی تعداد ہزاروں تک پہنچ جائیگی۔ کیونکہ بے شمار نعشیں ملبے کے نیچے دبی پڑی ہیں۔ اس بات کا اندیشہ ہے۔ کہ ہزاروں زخمی بھی ملبے کے اندر دبے ہوئے ہیں اور اگر انہیں جلد نہ نکالا گیا تو وہ بھی دم توڑ دیں گے ...... ہولناک آندھی اور طوفان میں مصیبت زدگان کی چیخ و پکار سے انتہائی لرزہ خیز سماں پیدا ہو گیا تھا۔"

(کوہستان ۲۳ فروری ۱۹۶۳ء)

زلزلہ کی ان انتہائی روح فرسا تفصیلات کو پڑھ کر موجودہ زمانہ کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیان فرمودہ وہ انذار آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا ...... نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

"اسلام پسند" ہونے کا سرٹیفکیٹ

سہ روزہ "ایشیا" لاہور میں ایک مضمون "اسلام پسند اکثریت اور اس کی ناکامی کے اسباب" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کا خلاصہ خود مضمون نگار کے الفاظ میں یہ ہے کہ

"وہ کیا اسباب و وجوہات ہیں جن کے باعث اسلام پسند اکثریت ایک مغرب زدہ اقلیت کے تسلط سے اپنے آپ کو نہیں نکال سکی۔ اور مملکت پاکستان کو اسلامی خلافت کا نمونہ بنانے کا خواب ابھی تک کیوں پورا نہیں ہوا۔" (ایشیا ۵ مارچ)

خوشی کا مقام ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت کو جماعت اسلامی کے آرگن کی طرف سے "اسلام پسند" ہونے کا سرٹیفکیٹ مل گیا ہے۔ یقیناً یہ بدلی ہوئی سیاسی مصلحتوں کا کرشمہ ہے ورنہ کل تک جماعت اسلامی مسلمانوں کو جو کچھ سمجھتی تھی۔ اس کا اندازہ امیر جماعت اسلامی مولانا مودودی صاحب کے مندرجہ ذیل الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے:-

"یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان کہا جاتا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق اور باطل کی تمیز سے آشنا ہیں نہ ان کا اخلاقی نقطہ نظر اور ذہنی رویہ اسلام کے مقابل تبدیل ہوا ہے۔ باپ سے بیٹے اور بیٹے سے پوتے کو بس مسلمان کا نام ملتا چلا آرہا ہے اسلئے یہ مسلمان ہیں نہ انہوں نے حق کو حق جان کر اسے تسلیم کیا ہے نہ باطل کو باطل جان کر اس سے ترک کیا ہے۔" (مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش صفحہ ۱۳۰)

(ب) "یہاں جس قوم کا نام مسلمان ہے وہ ہر قسم کے رطب و یابس سے بھری ہوئی ہے۔ کیریکٹر کے اعتبار سے جتنے ٹائپ کافروں میں پائے جاتے ہیں اتنے ہی اس قوم میں موجود ہیں۔ ...... تمام رذائل اخلاق میں یہ کفار سے کچھ کم نہیں ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۱۶۱)

احیائے خلافت کے موضوع پر مجلس مذاکرہ

حال ہی میں اسلامی اکیڈمی ڈھاکہ کے زیر اہتمام ایک مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی ہے جس میں اس موضوع پر بحث کی گئی کہ

"خلافت کا احیاء ہونا چاہیئے یا نہیں"

اس موقعہ پر ڈاکٹر ایم۔ اے کبیر صدر شعبہ تاریخ ڈھاکہ یونیورسٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"خلافت اس وقت بھی ہم لوگوں کے لئے گہری کشش رکھتی ہے ...... تینوں مقالات میں جو خیالات پیش کئے گئے وہ بڑی حد تک ایک دوسرے سے مشابہ ہیں تینوں میں خلافت کے احیاء پر زور دیا گیا۔ لیکن یہ بتانے کی زحمت نہیں کی گئی ہے کہ آخر خلافت کو کس طرح دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے؟"

(نوائے وقت ۲۳ فروری ۱۹۶۳ء)

دور خلافت کی کشش اور اس کی برکات کا تو کم و بیش ہر مسلمان قائل ہے اس لئے واقعی یہ درست ہے کہ قابل غور مسئلہ عام مسلمانوں کے لئے دراصل یہ نہیں ہے کہ

"خلافت کا احیاء ہونا چاہیئے یا نہیں"

بلکہ یہ ہے کہ خلافت کو کس طرح دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مسئلہ کے اس پہلو پر ڈھاکہ کی مجلس مذاکرہ میں کسی نے بھی روشنی نہیں ڈالی حق یہ ہے کہ خلافت ایک خالصۃً دینی اور روحانی نظام ہے۔ جسے قرآن مجید کے بیان کے مطابق ایمان اور اعمال صالحہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ خود قائم فرماتا ہے (سورۃ نور) چنانچہ اس زمانہ میں احمدیت کے ذریعہ یہ نظام اپنی تمام خصوصیات اور برکات کے ساتھ قائم بھی ہو چکا ہے۔

کاش مسلمان اس حقیقت کو سمجھیں تا وہ حقیقی معنوں میں نظام خلافت کی برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

شیخ خورشید احمد

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۲، ۲۳، ۲۴ امان ۱۳۴۲ھ ش مطابق ۲۲، ۲۳، ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء کو بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اپنی جماعتوں کے نمائندگان کا انتخاب کرکے دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت
پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

درخواست دعا

میرے والد مکرم نذیر احمد صاحب سولنگی اپنی تین ماہ کی رخصت گزار کر بسلسلہ ملازمت واپس کوئٹہ تشریف لے گئے ہیں اور میرا بھائی عزیز مبشر احمد بغرض تعلیم ایبٹ آباد چلا گیا ہے۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو صحت و ترقی کے ساتھ اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور میرے بھائی کو سالانہ امتحان میں شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ بنت نذیر احمد صاحب سولنگی سولنگی منزل دارالرحمت وسطی ربوہ (نوٹ) آپ نے پانچ روپے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے ارسال کئے ہیں جزاکم اللہ (مینیجر الفضل)

انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا

تقریر حقیقتِ نبوّت پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

(جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری)

(قسط نمبر ۱۰)

وحی نبوّت

وحی نبوت کے متعلق مصری صاحب "اشتہار ایک غلطی کا ازالہ" کا حوالہ یوں پیش کرتے ہیں:۔

"سوال اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاتم النبیین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰؑ کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں۔ اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔"

مصری صاحب اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مندرجہ بالا عبارت میں اس امر کا صاف اعتراف کیا گیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد "وحی نبوت" قطعی طور پر بند کر دی گئی ہے۔ جناب مصری صاحب پر واضح ہو کہ اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سوال کا جواب الزامی طور پر دے رہے ہیں کہ خاتم النبیین کے بعد اور نبی کس طرح آسکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ سوال آپ نے خود غیر احمدیوں کی طرف سے اٹھایا ہے اور اسی لئے اٹھایا ہے کہ آپ نبی ہیں اور اپنے نبی ہونے کی حقیقت پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ جس قسم کے نبی آپ ہیں اس قسم کا نبی آنے میں آیت خاتم النبیین مانع نہیں۔ اس سلسلہ میں آپ پہلے غیر احمدیوں کے عقیدہ کی رد سے انہیں ملزم کرتے ہیں کہ جس طور پر سے آپ لوگ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ جانا مانتے ہیں ایسا عقیدہ آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے خلاف ہونے کی وجہ سے معصیت ہے۔ ورنہ آپ کا اپنی نبوت نہ آیت خاتم النبیین کے خلاف ہے نہ حدیث لا نبی بعدی کے خلاف ہے۔ آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نبوت، آپ کے نزدیک تشریعی نبوت اور مستقلہ نبوت ہے اور غیر احمدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تشریعی نبی سمجھتے ہیں۔ اس لئے ان کا آسمان سے اتارنا ختمِ نبوت کے منافی ہے۔ چونکہ تشریعی نبی پر نازل ہونے والی وحی نبوت ہی آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کی رو سے منقطع ہو چکی ہے اسلئے آپ نے غیر احمدیوں کے عقیدہ کو بیان کرتے ہوئے اس جگہ وحی نبوت کا ذکر الزامی رنگ میں تشریعی نبی کی وحی کے معنوں میں لیا ہے۔ اور یہ ہمیں مسلم ہے کہ تشریعی وحی بلکہ مستقلہ نبوت کی وحی بھی جس کے لئے نبی کا غیر امتی ہونا شرط ہے آیت خاتم النبیین کی رو سے منقطع ہے۔ لیکن جو وحی کامل ظلی نبی پر نازل ہوتی ہے وہ ظلی نبوت کی وحی ہوتی ہے جو کامل ظلی نبی پر اپنی کامل شان میں نازل ہوتی ہے اس کا انقطاع اس جگہ مراد نہیں۔

سابق تعریف نبوّت

جناب مصری صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے مکتوب ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء سے نبوت کی تعریف یوں درج کی ہے:۔

"اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کے منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔"

(الحکم ۲۹ جلد ۳ ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء)

اس پر مصری صاحب لکھتے ہیں:۔

"یہ تحریر کبھی منسوخ نہیں ہوئی جو نسخ کا مدعی ہے ثبوت اس کے ذمہ ہے۔ اب قاضی صاحب موصوف مندرجہ بالا تحریر کو سامنے رکھ کر بتلائیں کہ ان کا یہ قول کہ شریعت اور مستقل ہونا نبوت کی حقیقتِ ذاتیہ میں داخل نہیں کہاں تک حضرت مسیح موعود کے مذہب کے مطابق ہے اور آپ کا یہ قول صریح حضور کی مخالفت کے مترادف نہیں۔"

(پیغام صلح ۷ نومبر ۱۹۶۲ء)

مَیں نے جناب مصری صاحب کی اس عبارت کے ذریعہ مجھ سے دریافت کی جانیوالی دونوں باتوں پر ۱ و ۲ لگا دیا ہے۔ مَیں پہلے ۲ کا جواب دینا چاہتا ہوں اسی میں ۱ کا جواب بھی آجائے گا۔

مَیں اس تعریف کے الفاظ کے پیشِ نظر علی وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہوں کہ شریعت کا لانا اس عبارت کی رو سے نبوت کی حقیقتِ ذاتیہ قرار نہیں دیا گیا۔ نبوت کی حقیقتِ ذاتیہ نبوتِ مطلقہ ہے جس کی اس عبارت میں دو قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ پہلی قسم تشریعی ہے اور دوسری غیر تشریعی۔ "یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا سے تعلق رکھتے ہیں" کے الفاظ میں نبوت غیر تشریعی مستقلہ کا ذکر ہے اور اس سے پہلے تشریعی نبوت کا ذکر ہے۔ غیر تشریعی مستقل نبی شریعتِ جدیدہ کا حامل نہیں ہوتا وہ چونکہ وہ بغیر شریعتِ جدیدہ لائے پہلے نبی کی شریعت پر قائم کیا جاتا ہے اس لئے اگر شریعت جدیدہ لانے کو نبوت کی حقیقتِ ذاتیہ قرار دیا جائے تو پھر نبی کی دو قسمیں تشریعی اور غیر تشریعی نہیں بن سکتیں۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اس تعریف کی رو سے شریعت کا لانا نبوت کی حقیقتِ عرضیہ ہے نہ کہ حقیقتِ ذاتیہ۔ اسی لئے ایک قسم کے نبی میں اس کا پایا جانا بیان ہوا ہے اور دوسری قسم کے لئے اس کا پایا جانا مذکور نہیں بلکہ اس کے پائے جانے کی نفی مقصود ہے جس پر "یا" حرف تردید دال ہے۔

مصری صاحب، عالم آدمی ہیں وہ میری اس بات کو انشاء اللہ سمجھ جائیں گے۔ اب رہا مستقل ہونا یعنی کسی دوسرے نبی کا امتی نہ ہونا اور براہِ راست نبوت حاصل کرنا سو یہ امر اس تحریر میں دونوں قسم کے نبیوں کے لئے شرط ہے۔ مگر در اصل "استقلال" بھی نبوت کی حقیقتِ ذاتیہ نہیں ہاں اس عبارت میں بطور شرط کے مزور بیان کیا گیا ہے۔ اور یہی وہ شرط ہے جو میری تحقیق میں منسوخ ہوئی ہے ورنہ یہ ساری تعریفِ نبوت منسوخ نہیں ہوئی۔

نسخِ شرط

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۳۸ پر جو تعریفِ نبوت بیان ہوئی ہے اس کا پہلا حصہ سارے کا سارا محض ایک زائد امر کے اسی تعریف کا معناً اعادہ ہے اور اس تعریف کے آخر میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے میں کوئی محذور لازم نہیں آتا جس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ۱۸۹۹ء کی تعریف میں سے "یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے" الخ کی شرط کو اس جگہ نبی کے لئے لازمی اور ضروری قرار نہیں دیا بلکہ یہ قرار دیا ہے کہ امتی بھی نبی ہو سکتا ہے۔ اس طرح نبی کی تین قسمیں قرار پاتی ہیں۔ ۱ تشریعی نبی۔ ۲ غیر تشریعی مستقل نبی۔ ۳ کامل ظلی نبی بہ نبوتِ مطلقہ ضمیمہ براہین احمدیہ کی عبارت یوں ہے:۔

"بعض کہتے ہیں کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ صحیح بخاری اور مسلم میں لکھا ہے کہ آنے والا عیسیٰ اسی امت میں سے ہوگا لیکن صحیح مسلم میں صریح لفظوں میں اس کا نام نبی اللہ رکھا ہے۔ پھر کیونکر ہم مان لیں کہ وہ اسی امت میں سے ہوگا۔"

اس سے ظاہر ہے کہ سائل اگست ۱۸۹۹ء کی تعریف کے مطابق نبی کے لئے کسی دوسرے نبی کا امتی نہ ہونا ضروری سمجھتا ہے اور حیران ہے کہ کیوں آنے والے عیسیٰ کو حدیثوں میں امتی بھی کہا گیا ہے اور نبی بھی۔ حضرت مسیح موعودؑ اسکے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام بدقسمتی دھوکہ سے پیدا ہوئی ہے کہ نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے صرف یہ معنی ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانیوالا ہو۔ اور شرفِ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں (یعنی نبی شریعت لا بھی سکتا ہے اور بغیر شریعت کے بھی ہو سکتا ہے ناقل) اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو (یعنی صاحب شریعت کا متبع بھی نبی ہو سکتا ہے جو غیر تشریعی نبی ہوگا۔ ناقل)۔"

یہاں تک معناً وہی مضمون بیان ہوا ہے جو ۱۸۹۹ء کے مکتوب کی تعریف میں بیان ہوا ہے۔ ہاں اس جگہ نبوت کی "حقیقتِ ذاتیہ" مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کو بھی بیان کر دیا گیا ہے۔ اور امتی نہ ہونے کی شرط کو یہ کہکر حذف کر دیا گیا ہے کہ:۔

"پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے میں

کوئی محذور لازم نہیں آتا بالخصوص اس حالت میں کہ وہ امتی اپنے اسی نبی متبوع سے فیض پانے والا ہو۔"

اس سے ظاہر ہے کہ ۱۸۹۹ء کی تعریف میں جو یہ شرط نبی کے لئے لازمی قرار دی گئی تھی یا "نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے" کو یوں منسوخ کر دیا گیا ہے کہ اسے لازمی قرار نہیں دیا اور اس طرح نبی سابق کے امتی کے نبی ہونے کو منافی نبوت قرار نہیں دیا۔ اس نسخ نے ثابت کر دیا ہے کہ غیر امتی نبی مستقل ہونا بھی دراصل نبوت کی حقیقت ذاتیہ نہیں کیونکہ غیر تشریعی مستقل نبیوں میں یہ حقیقت پائی جاتی ہے اور نبی سابق کے امتی نبی میں یہ حقیقت پائی نہیں جاتی۔ لہٰذا یہ حقیقت بھی عرضی ہے اور حقیقت ذاتیہ صرف لا یظھر علی غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کی آیت کے منطوق کے مطابق کثرت کے ساتھ مصفّٰی غیب کا پانا ہے جس کی رو سے تمام انبیاء نبی کہلاتے رہے۔ پس کامل ظلّی نبی بھی اسی حقیقت ذاتیہ کے پایا جانے کی وجہ سے نبی ہوگا اور وہ یہ فیضِ نبوت دو اپنے نبی متبوع کی پیروی سے حاصل کرے گا۔ اسی موہبتِ نبوت کے پانے کیلئے اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں بروز ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا قرار دیا گیا ہے فاحفظوا ھذہ النکتۃ فانھا تحرسکم عن الاوھام و تبلغکم الی المرام۔

مصری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر تبدیلی عقیدہ سے پہلے کی یوں پیش کی ہے کہ:۔

"جو غیب کی خبر خدا سے پاکر دیوے اس کو عربی میں نبی کہتے ہیں اسلامی اصطلاح کے معنی الگ ہیں اس جگہ محض لغوی معنی مراد ہیں۔"

(حاشیہ اربعین ۲ صفحہ ۱۸)

جناب مصری اس سے نتیجہ نکالتے ہیں:۔

"اس تحریر سے یہ واضح ہے کہ حضرت اقدس کے نزدیک اسلامی اصطلاح اور محض لغوی معنی دو الگ الگ چیزیں ہیں لیکن افسوس ہے کہ اب علمائے ربوہ ان دونوں کو ایک ہی قرار دینے لگ پڑے ہیں کیونکہ اس کی کوئی معقول دلیل انہوں نے آج تک پیش نہیں کی۔ محض تحکم ہی تحکم ہے یہ بھی درحقیقت مسیح موعود پر حکم بننے کی ایک مثال ہے۔"

(پیغام صلح ۷ نومبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۷ کالم ۳)

علمائے ربوہ کے یا میرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حکم بننے کی طعن کو مصری صاحب نے بار بار دہرایا ہے۔ الفضل کے ایڈیٹوریل میں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں جوڑ توڑ کرنے والا کہا گیا تو اس سے آپ سخت ناراض ہوئے مگر ان مضامین میں انہوں نے کئی دفعہ مسیح موعود پر حکم بننے کے طعن کو بار بار دہرایا ہے حالانکہ علمائے ربوہ یا میں نے جو کچھ لکھا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کی روشنی میں لکھا ہے۔

اس کے جواب میں واضح ہو کہ بے شک "اربعین" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی اصطلاح اور لغوی معنی دو الگ الگ چیزیں بیان کی ہیں۔ لیکن مصری صاحب جانتے ہیں کہ ہم تبدیلیٔ عقیدہ کے قائل ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسئلہ فضیلت بر مسیح کے مسئلہ میں تبدیلی کے بیان میں نبوت کو اس تبدیلی عقیدہ کی ایک علت قرار دے چکے ہیں اور صاف حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ و ۱۵۰ پر تحریر فرما چکے ہیں:۔

"اوائل میں میرا عقیدہ یہی تھا کہ مجھے مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اسکو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ لیکن بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔"

اس سے ظاہر ہے کہ فضیلت بر مسیح کے عقیدہ میں تبدیلی کی علت اس بات کا انکشاف ہے کہ آپ کو صریح طور نبی کا خطاب دیا گیا ہے۔ اس انکشاف پر آپ صریح طور پر نبی ہیں اور آپ کو تاویل کی ضرورت نہیں۔

اسلامی اصطلاح

آپ نے لغوی تعریف اور اسلامی مرادات اصطلاح کو مترادف قرار دیا ہے چنانچہ آپ اپنی تقریر حجۃ اللہ میں پہلے لغت سے نبی کے معنی بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

"خدا کی طرف سے ایک کلام پاکر جو غیب پر مشتمل ہو زبردست پیشگوئیاں ہوں مخلوق کو پہنچانے والا اسلامی اصطلاح کی رو سے نبی کہلاتا ہے"

(تقریر حجۃ اللہ صفحہ ۶)

پس ہم لوگ معقول دلیل کے ساتھ اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک نبی کی لغوی اور اسلامی اصطلاح دراصل مترادف ہیں۔ پس مصری صاحب کا ہم پر تحکم کا الزام خود تحکم ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ بیان تعریف نبوت میں تبدیلی کا واضح اور روشن ثبوت ہے۔ اس تعریف کی موجودگی میں مصری صاحب کو مکتوب مندرجہ اخبار عام کا یہ حوالہ بھی کوئی فائدہ نہیں دے سکتا کہ:۔

"میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے معنی ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے جیسا کہ صرف ایک پیسہ سے کوئی مالدار نہیں ہو سکتا۔"

کیونکہ نبی کے لغوی اور اصطلاحی معنوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مترادف قرار دیدیا ہے۔ پھر یہ حوالہ آپ کے واقعی نبی ہونے کے خلاف اس لئے بھی پیش نہیں ہو سکتا کہ اس تحریر سے پہلے آپ ۱۹۰۱ء کے اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں آپ صاف طور پر فرما چکے ہیں:۔

"منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کی رو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔"

اور مصری صاحب مان چکے ہیں ان نبوتوں اور پیشگوئیوں کو اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" میں لغت عربی کے لحاظ سے نبوت قرار دیا گیا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک جس وجہ سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کا حامل عربی زبان میں نبی کہلاتا ہے اسی طرح اخبار عام کے آخری مکتوب میں آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

"میں صرف اسی وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا۔"

پس جب سب انبیاء علیہم السلام اسی وجہ سے نبی کہلاتے رہے اور مسیح موعود بھی اسی وجہ سے کہلاتے ہیں تو اسلامی اصطلاح اور زبان عربی کے معنی مترادف قرار پائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام لغت عربی اور اسلامی اصطلاح کے لحاظ سے زمرۂ انبیاء کے ایک فرد قرار پائے۔

نبی کے حصریہ معنی اور تعریف نبوت میں تبدیلی

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۶ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"وہ کلام جو میرے پر نازل ہوتا یقینی اور قطعی ہے اور جیسا کہ آفتاب اور اسکی روشنی ہے۔ ایسا ہی میں اس کلام میں بھی شک نہیں کر سکتا جو خدا کی طرف سے میرے پر نازل ہوتا ہے اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔ یہ تو ممکن ہے کہ کلام الٰہی کے معنی کرنے میں بعض مواضع میں ایک وقت تک مجھ سے خطا ہو جائے۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ میں شک کروں کہ وہ خدا کا کلام نہیں اور چونکہ میرے نزدیک نبی اسی کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔ شریعت کا حامل قیامت تک قرآن شریف ہے۔"

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبی کی تعریف حصریہ الفاظ میں بیان کر کے اپنے تئیں اس کا مصداق قرار دیا ہے مگر بغیر شریعت کے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک وقت تک کلام الٰہی سمجھنے میں آپ سے خطا ہو سکتی ہے۔ اس امر کا تعریف نبوت کے ساتھ ذکر اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ تعریف نبوت میں قبل ازیں ایک وقت جو آپ نے نبی کے لئے امتی نہ ہونے کی شرط لگائی تھی وہ محض اجتہاد کی بناء پر تھی۔ موجودہ تعریف میں یہ شرط حذف کر دی گئی ہے۔ کیونکہ آپ نبی اب اسی کو سمجھتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی قطعی اور بکثرت نازل ہو جو غیب پر مشتمل ہو۔ پس یہ حوالہ تعریف نبوت میں تبدیلی پر ایک روشن دلیل ہے۔

مسیح موعود باتفاق انبیاء نبی ہیں

پھر آپ نے تمام انبیاء کے اتفاق سے نبی کی تعریف یہ بیان کی ہے کہ:

"جب کہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے" (الوصیت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے تئیں اسی تعریف نبوت کا مصداق قرار دیا ہے جو باتفاق انبیاء نبوت ہے۔ پس آپ محض لغوی نبی نہیں بلکہ جس تعریف کی وجہ سے تمام انبیاء بالاتفاق نبی ہیں وہی تعریف آپ پر بھی صادق آتی ہے اور خود آپ نے اپنے تئیں اس تعریف کا مصداق قرار دیا ہے پس لغوی نبوت کی اصطلاح اور باتفاق انبیاء نبوت بھی مترادف اصطلاحیں ہیں ان تعریفوں میں شریعت کا لانا نبوت کے لئے ضروری شرط قرار نہیں دیا گیا۔ اور نہ نبی کے لئے امتی نہ ہونے کی شرط کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ تجلیات الٰہیہ کے صفحہ ۲۶ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بھی تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اب غیر محمدی نبوت کے لئے نبوتیں بند ہیں

(بقیہ صفحہ ۶ پر)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

علم انعامی مجلس اطفال الاحمدیہ

یہ امر باعث مسرت ہے کہ مجلس عاملہ مرکزیہ نے اطفال الاحمدیہ کے لئے "علم انعامی" دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ بہترین کام کرنے والی مجلس کو امسال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر "علم" دیا جائے گا۔ لہٰذا جملہ قائدین اور ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کو بیدار کریں اور مجوزہ پروگرام کے مطابق کام شروع کریں اور علم انعامی حاصل کرنے کی سعی کریں۔ اپنی مساعی کی رپورٹ مطبوعہ رپورٹ فارم مجلس اطفال الاحمدیہ پر ہر ماہ بھجوایا کریں۔ یہ رپورٹ فارم دفتر مرکزیہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین کی توجہ کیلئے

ہمیں خوشی ہے کہ قائدین خدام الاحمدیہ کے تعاون کی وجہ سے ماہانہ رپورٹ کی رسیدگی کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہو رہے ہیں اور مجالس رپورٹ ارسال کرنے کی طرف ہر ممکن توجہ دے رہی ہیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ تاہم ابھی بعض مجالس پر پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تا رپورٹ ہر ماہ پندرہ تاریخ سے قبل دفتر مرکزیہ میں پہنچ جائے۔ امید ہے کہ قائدین علاقہ۔ اضلاع و مجالس اس طرف خاص توجہ مرکوز فرما دیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا دو سالہ پروگرام

اطفال الاحمدیہ کی تنظیم و تربیت کی اہمیت کا احساس ہم سب کو ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک دو سالہ پروگرام بنایا ہے۔ جس میں چار امتحان ہوں گے۔ (۱) ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال (۴) بدر اطفال۔ پہلے امتحان کے کورس اور تاریخ ۲۱ اپریل کا اعلان۔ خالد، الفضل اور تشحیذ میں ہو چکا ہے۔ دوسرا امتحان ۱۱ ستمبر ۱۹۶۳ء۔ تیسرا ۲۱ اپریل ۱۹۶۴ء اور چوتھا ۱۱ ستمبر ۱۹۶۴ء کو ہو گا۔

بچوں اور مجالس میں مسابقت پیدا کرنے کے لئے یہ اعلان بھی کیا جا رہا ہے۔ کہ جو بچے ان چاروں امتحانوں میں کامیابی حاصل کریں گے۔ اور آخری امتحان میں اول۔ دوم اور سوم پوزیشن حاصل کریں گے۔ ان کو شعبہ ہذا کی طرف سے اہم انعامات دئے جائیں گے اور اسی طرح جو مجالس اپنی تعداد اراکین کی نسبت زیادہ سے زیادہ اطفال آخری امتحان "بدر اطفال" میں کامیاب کروائیں گے۔ ان کو بھی خاص سرٹیفکیٹ دے جائیں گے۔ مگر یاد رہے کہ بدر اطفال کا نشان حاصل کرنے کے لئے پہلے تین امتحانوں میں کامیابی حاصل کرنی ضروری ہو گی۔

(شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ کیلئے انعامی امتحان

گذشتہ سال شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال کا ایک انعامی امتحان ہوا جس میں ملک مجیب الرحمٰن ابن مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب دار الصدر جنوبی ربوہ اور مبارک احمد ابن مولوی محمد منور صاحب دار الرحمت غربی کو اول اور دوم آنے پر دس دس روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جا رہا ہے۔

اس سال بھی یہ انعامی مقابلہ انشاء اللہ ستمبر ۶۳ء میں لیا جائے گا۔ اس میں چودہ سال کی عمر تک کے اطفال حصہ لے سکیں گے۔ اوّل اور دوم آنے والے اطفال کو دس دس روپے ماہانہ وظائف ایک سال کے لئے دئے جائیں گے۔ نصاب حسب ذیل ہے۔

پہلا پرچہ :۔ نماز باترجمہ، قرآن کریم کا دوسرا پارہ باترجمہ، کشتی نوح، راہ ایمان = کل نمبر ۱۰۰

دوسرا پرچہ :۔ عام دینی معلومات، تشحیذ الاذہان میں شائع ہونیوالی معلومات، نبیوں کا سردار = " ۱۰۰

تقریر بر موقعہ سالانہ اجتماع ۱۹۶۳ء = ۴۰

انٹرویو " " " = ۲۰

رپورٹ ناظم اطفال " " " = ۴۰

۳۰۰

مربیان اور ناظمین اطفال سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے زیادہ سے زیادہ اطفال کو اس امتحان میں شامل کرنے کے لئے تیاری شروع فرما دیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے نانا محترم محمد یامین صاحب تاجر کتب گذشتہ دنوں سے بعارضہ بخار بہت بیمار رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر جملہ بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (امۃ القیوم ربوہ)

ایک نہایت ضروری تحریک

رمضان کے بعد بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھئے

(از مکرم چوہدری ظفر اسلام صاحب ربوہ)

رمضان المبارک میں جماعت کے لاکھوں افراد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے اجتماعی اور انفرادی رنگ میں جس سوز و گداز سے دعائیں کرتے رہے ہیں اور خصوصاً مرکز ربوہ میں آخری عشرہ میں دعا کے وقت سوز و گداز اور رقت کا جو منظر ہوتا تھا وہ ان جذبات اخلاص و محبت اور فدائیت کا آئینہ دار ہے جو جماعت کے ہر فرد میں اپنے مبارک و محسن آقا کے لئے موجزن رہتے ہیں۔ درحقیقت یہ ایسی عارفانہ محبت و فدائیت اور عقیدت ہے کہ جس کی نظیر دنیوی رشتوں میں نہیں مل سکتی۔ رمضان کے مبارک دور کے بعد بھی اسی کیفیت کے ساتھ بدستور دعائیں جاری رکھنے کی ضرورت ہے کہ جو ان مبارک دنوں کی برکت سے ہمارے دلوں میں پیدا ہو چکی ہے۔

اسلام میں رمضان کا مبارک مہینہ ہر مومن کے اندر ایک خاص تغیر پیدا کرنے کے لئے آتا ہے آگے مومن کا اپنا کام ہوتا ہے کہ اس پیدا شدہ تغیر کو سال بھر جاری رکھے اور اس تغیر کے نتیجہ میں دائمی طور پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا جاذب بنائے رکھے گویا اس طرح رمضان کی برکات صرف رمضان تک ہی محدود نہیں رہتیں بلکہ ان کا سلسلہ اس ماہ مبارک کے بعد بھی بدستور جاری رہتا ہے۔ پس جہاں ان گذشتہ مبارک دنوں میں ہمارے قلوب میں اپنے عالی مرتبہ آقا کے لئے دعاؤں کی خاص حالت پیدا ہو چکی ہے۔ وہاں اب یہ ضرورت ہے کہ اسی پیدا شدہ کیفیت کو بدستور جاری رکھتے ہوئے آستانہ الٰہی پر ہم پڑے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم عاجز بندوں کی اس خاص کیفیت والی دعاؤں کو سنکر جلد از جلد ہمارے پیارے آقا کو اس رنگ میں بھی حضرت مسیح موعود کا مثیل بنائے کہ آپ کی طرف بھی انوار شباب لوٹ آئیں اور اس طرح سے ہمارے لئے بھی پھر موسم بہار لوٹ آئے۔ جس کے لئے ہم سالہا سال سے چشم براہ رہے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ منظوم دعائیہ الفاظ بھی ہمارے ورد زبان رہنے چاہئیں کہ ؎

محمود بندہ تیرا ۔ کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مراد والے پر نور ہو سویرا

درخواست ہائے دعا

۱۔ عزیزم منصور احمد صاحب ناک کے اپریشن کروانے کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں تاکہ خدا تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (طاہر احمد ہیڈ کلرک بوسٹل جیل لاہور)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ خدیجہ بیگم کی صحت نسبتاً اب بہتر ہے۔ البتہ میرے بچہ نسیم احمد کی صحت تاحال درست نہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار محمد سرور۔ طاہر (پروپرائٹر) ایسٹرن ٹیوب ویل کمپنی چٹاگانگ (مشرقی پاکستان))

۳۔ میرا لڑکا ناصر احمد عمر ۱۲ سال تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ اور خطرہ میں ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(غلام احمد خان دار الفضل ڈسپنسری بصیر پور ضلع منٹگمری)

۴۔ میری والدہ صاحبہ تین چار روز سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ غشی کے دورے ہوتے ہیں۔ دل بہت کمزور ہو گیا ہے۔ اور کمزوری بےحد ہو گئی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ والدہ صاحبہ کی درازیٔ عمر اور صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں۔ (خاکسار محمد سلیم محلہ دار الیمن ربوہ)

۵۔ میرے امی جان ضعف کے عارضہ کی وجہ سے کافی دنوں سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں نیز مکرم والد صاحب کی صحت بھی خراب رہتی ہے۔ احباب جماعت ان ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اقبال دار النصر ربوہ)

۶۔ برادرم سلیم احمد اوورسیئر محکمہ انہار کو ایک حادثہ میں سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناصر احمد عباسی۔ گوجرانوالہ)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسر صلیب اور قتل خنزیر یعنی عیسائیت کے استیصال کے لئے جو زندہ اور مؤثر طریق اختیار کیا ہے۔ اس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی اور آج بڑے بڑے عیسائی پادریوں کو آپ کی قوت تسلیم کرنی پڑ رہی ہے۔ اور کہنا پڑا ہے۔ کہ اگر یسوع مسیح کی موت ثابت ہو جائے تو عیسائیت کا کوئی ٹھکانا نہیں رہتا۔

امریکہ اور برطانیہ کے درمیان تجارتی گفت و شنید

واشنگٹن ۸ مارچ۔ امریکہ اور برطانیہ نے عالمی تجارت کی توسیع کی خاطر محصولوں میں تخفیف کے سمجھوتے کے لئے بات چیت جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ امریکی وزیر تجارت ہاجز نے کہا ہے کہ برطانوی وزیر تجارت فریڈرک ایرول سے ان کی جو گفتگو ہوئی ہے۔ اس میں یہ خواہش نمایاں تھی۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

● واشنگٹن ۸ مارچ۔ صدر کینیڈی نے کہا ہے کہ امریکہ جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک کی فوجی اور اقتصادی امداد میں کمی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر امداد میں کمی کی گئی تو کمیونزم اس علاقہ میں غلبہ حاصل کر لے گا۔ ان سے سوال کیا گیا تھا۔ کہ کیا سینیٹ کی تحقیقاتی کمیٹی نے جنوب مشرقی ایشیا کے ملکوں کی امداد میں کمی کرنے کی جو سفارش کی ہے وہ اس سے اتفاق کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اس امداد میں کمی نہیں ہونی چاہئیے۔ اور اگر ہم جنوب مشرقی ایشیا کو کمیونزم خطرہ سے بچانا چاہتے ہیں۔ تو امداد بدستور جاری رکھنی ہوگی۔ البتہ اس سلسلے میں انتہائی کفایت شعاری سے کام لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ویٹ نام۔ کمبوڈیا۔ اور تھائی لینڈ میں اپنے فوجی منصوبوں کو جاری رکھیں گے۔ انہوں نے بھارت کو امداد دینے کی ضرورت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کی سلامتی کے لئے امداد دینے کی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ بھارت کی سلامتی سے جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کا مفاد وابستہ ہے۔

● واشنگٹن ۸ مارچ۔ جاپان میں مقیم امریکی فوج پر سالانہ تیس ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود فوجیوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ اور انہیں روزمرہ کی سہولتیں تک حاصل نہیں ہیں۔ یہ بات امریکی حکومت کے ایک آڈیٹر نے بتائی۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ جاپان میں مقیم امریکی فوج کا سٹاف بہت زیادہ ہے اور اس کی وجہ سے حکومت کو بہت زیادہ اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اس کے باوجود انتظام اس قدر ناقص ہے کہ فوجیوں کو متعدد قسم کی سہولتیں حاصل نہیں ہیں اور کام نہ ہونے کی وجہ سے ان کی صلاحیتیں ختم ہو کر رہ گئیں ہیں۔

● واشنگٹن ۸ مارچ۔ یہاں صدر کی سرکاری رہائش گاہ وہائٹ ہاؤس میں بموں کی پناہ گاہ کو ایک لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ کے صرف سے بہتر بنایا جا رہا ہے۔ یہ دوسری جنگ عظیم کے دوران بنایا گیا تھا۔ اور صدر آئزن ہاور کے زمانے میں اس کو ترقی دی گئی تھی۔ اب اس میں آمد و رفت کا انتظام بہتر بنایا جائے گا۔ اور ایک ریڈیو جنریٹر لگایا جائے گا۔

● ٹوکیو ۸ مارچ۔ ٹوکیو میں عنقریب مصنوعی ہیرے تیار کرنے والی پہلی کمپنی قائم ہوگی۔ ہیراشٹو کا تحقیقاتی ادارہ میں مصنوعی طور پر ہیرے تیار کرنے میں کامیابی حاصل ہو گئی ہے۔ شروع میں اس کارخانہ میں ایک لاکھ قیراط کے ہیرے تیار کئے جائیں گے۔ بعد میں ۶ لاکھ قیراط کے تیار ہوں گے۔ اس وقت جاپان ڈیڑھ لاکھ صنعتی ہیرے درآمد کرتا ہے۔ لیکن اس کارخانے کے قیام کے بعد اس کی ضرورت نہیں رہے گی۔

● ٹوکیو ۸ مارچ۔ جاپان میں بنایا ہوا مصنوعی سیارہ پانچ سال کے عرصہ میں فضا میں چھوڑا جائے گا۔ جاپان کی فضائی تحقیقات کی کونسل ایک ایسے منصوبہ پر غور کر رہی ہے۔ اس کونسل نے دس افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کیا ہے جو اس منصوبے پر عمل کرنے کے بارے میں اقدامات کرے گی۔ یہ کمیٹی اس منصوبے پر غور کرنے کے بعد پروگرام بنائے گی۔ جو آئندہ پانچ سالوں کے اندر ایک جاپانی مصنوعی سیارہ کی تیاری کے لئے راستہ ہموار کرے گا۔ یہ منصوبہ جاپان کی حکومت پورا کرے گی۔

● لندن ۸ مارچ۔ سات ملکوں کے ۱۴ جہازوں نے بحرا وقیانوس کا سمندری جائزہ شروع کر دیا ہے یونیسکو کے بین الحکومتی سمندری تحقیقاتی کمیشن کے تحت یہ تحقیقات ہو رہی ہے۔ اور اس میں بحر اوقیانوس کی طبعی کیمیاوی حیاتیاتی اور طبیعاتی تحقیقات کی جائے گی۔ سمندر کے جس علاقہ کی جانچ کی جا رہی ہے وہ امریکہ کے ساحل افریقہ کے ساحل تک پھیلا ہوا ہے

لیڈ (بقیہ صفحہ ۲)

سیدھی بات ہے۔ کہ اسی ایک مسئلہ کے صاف ہونے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابنیت بلکہ الوہیت اور آپ کا دوسروں کے لئے کفارہ ہونا ختم ہو جاتا ہے۔ اور موجودہ عیسائیت کا نام و نشان مٹ سکتا ہے بیشک بعض دوسرے لوگوں نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ آسمان پر صعود اور نزول کا انکار کیا ہے۔ اور آپ کو وفات شدہ ثابت کیا ہے لیکن جس روحانی حقانیت سے آپ نے اس کو پیش کیا ہے اور عیسائیت کے استدلال کے لئے استعمال کیا ہے۔ وہ آپ ہی کا کام ہے۔ چنانچہ آپ کا مشہور قول ہے کہ "حضرت عیسیٰ کو مرنے دو تاکہ اسلام زندہ ہو"۔

کامیابی

میرے عزیز بھائی چوہدری عبدالسمیع خادم کراچی ابن چوہدری عبدالرحیم صاحب ایس ڈی او ریٹائرڈ اسلامیہ پارک لاہور کو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے چارٹرڈ اکونٹس کے امتحان میں کامیاب فرمایا ہے۔ محدودے چند کامیاب امیدواروں میں سے آپ ایک ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت سے دعا کی ملتجی ہوں کہ اللہ تبارک و تعالےٰ میرے بھائی کی کامیابی کو ہمارے لئے مبارک کرے اور حسنات دارین کا موجب بنائے۔

میرے دوسرے بھائی ڈاکٹر عبدالباسط لندن میں ایم آر سی پی اور ایف آر سی ایس کے کورس کر رہے ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (بیگم مرزا رحمت اللہ بیگ ۹۶۔ اپر مال سکیم۔ لاہور)

اسی خوشی میں مرزا صاحب نے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ جزاھم اللہ (مینیجر)

شام میں صدر ناصر کے حامیوں نے حکومت کا تختہ اُلٹ دیا

دمشق میں خونریز جنگ، ملک میں کرفیو کا نفاذ

دمشق ۹ مارچ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے حامیوں نے شام میں حکومت کا تختہ اُلٹ دیا ہے اور وزیر اعظم خالد العظم اور ان کی کابینہ کے دیگر وزیروں نے دمشق کی ترکی سفارت خانہ میں پناہ لے لی ہے۔ مصر، عراق اور یمن کی حکومتوں نے اعلان کیا ہے کہ شام کے انقلاب کو ناکام بنانے کی کوشش کو وہ اپنے ملک پر حملہ تصور کریں گے اور دشمن کو نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ ان ملکوں نے شام کے انقلابیوں کی مدد کے لئے اپنی فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے عراقی فوج جو شام کی سرحد پر موجود ہے، شامی حکومت کے کنٹرول میں دے دی گئی ہے۔ اور عراقی چھاتہ فوج کے دستے شام روانہ کر دئے گئے ہیں۔ دمشق ریڈیو نے کہا کہ انقلاب کا مقصد آزاد ملکوں عراق، مصر، یمن، شام اور الجزائر کے درمیان قریبی تعاون پیدا کرنا ہے۔ انقلابیوں کا مطمع نظر عرب ملکوں کا وفاق ہے لیکن اس نصب العین کے حصول کے لئے ہم ماضی کی غلطیوں کو نہیں دہرائیں گے۔ کل شام میں انقلاب کے ساتھ ہی دمشق، بغداد، قاہرہ اور صنعاء کے ریڈیو انقلاب کی خبریں اور فوجی نغمے نشر کرنے لگے تینوں ملکوں کے ریڈیو نے بھی فوجی موسیقی نشر کی جو انقلاب عراق کے موقعہ پر نشر کی گئی تھی۔ القاہرہ سے یہ خبر بھی موصول ہوئی ہے۔ کہ دمشق اور شام کے دوسرے شہروں کے گلی کوچوں میں خونریز جنگ ہو رہی ہے لیکن عام خیال یہ ہے کہ صورت حال انقلابیوں کے قابو میں ہے۔ دمشق ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بریگیڈئیر عبد اللہ طرازی فوج کے نئے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے ہیں۔ سیاسی حلقوں کے خیال کے مطابق شام کے اس انقلاب سے اردن اور سعودی عرب سے شام کے تعلقات کشیدہ ہو جائیں گے۔ اردن کے وزیر اعظم کل انقلاب شام کے مسئلہ پر نشری تقریر میں اپنی حکومت کی پالیسی کا اعلان کریں گے۔

دمشق ریڈیو نے آج رات اپنے اعلامیہ میں کہا کہ تاریخ ہمیشہ خون کی روشنائی سے لکھی جاتی ہے۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ انقلاب کے ساتھ ہی خون خرابہ ہوا ہے۔ ریڈیو نے انقلابیوں کے نام پیغام میں یہ بھی کہا کہ "شاخوں کو کترنے سے فائدہ نہیں جڑ پر ضرب لگایئے" بیروت سے موصولہ اطلاعات کے مطابق انقلاب کی اصل ہیرو جماعت بعث پارٹی ہے۔

باخبر ترک ذرائع کی اطلاع کے مطابق شامی وزیر اعظم خالد العظم نے کل صبح انقلاب کے بعد دمشق میں ترکی کے سفارت خانے میں پناہ لی۔ ان ذرائع نے کہ خالد العظم کی بیگم اور دو صاحبزادیاں بھی ان کے ساتھ سفارت خانے میں پناہ گزین ہوئی ہیں۔ دریں اثنا ترک کابینہ کا ایک خاص اجلاس ہوا جس میں شام کی صورت حال پر غور کیا گیا وزیر اعظم عصمت انونو نے کل صبح وزیر خارجہ مسٹر ایف سی ارکن کے ساتھ علیحدگی میں بات چیت کی۔ کل صبح ترکی اور شام کی سرحد بند کر دی گئی اور ہوائی ٹیلیفون اور تار کے تمام رابطے منقطع کر دئے گئے۔ ترکی نے شام کے ساتھ اپنی سرحد پر حفاظتی انتظامات کر لئے ہیں۔ دریں اثنا انقرہ کے باخبر ذرائع نے یقین ظاہر کیا ہے۔ کہ یمن اور عراق کی طرح شام کے انقلاب کے پیچھے بھی صدر ناصر کا ہاتھ کارفرما ہے۔ بعد کی ایک اطلاع کے مطابق مسٹر

خالد العظم کی کابینہ کے متعدد دوسرے ارکان نے بھی اپنے بال بچوں سمیت ترکی کے سفارت خانہ میں پناہ لی ہے

قومی اسمبلی کا اجلاس محمد علی بوگرہ کی یاد میں ملتوی کر دیا گیا

ڈھاکہ ۹ مارچ۔ ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کا پہلا اجلاس کل شروع ہو گیا وزیر قانون مسٹر خورشید احمد نے سابق وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ کی بے وقت اور المناک موت پر تعزیت کی تحریک پیش کی جو متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ مسٹر محمد علی بوگرہ کو پُرخلوص خراج عقیدت پیش کرنے کے بعد قومی اسمبلی کسی کارروائی کے بغیر آج تک ملتوی ہو گیا۔

ایوان میں ہر مکتب فکر کے رہنماؤں نے سابق وزیر خارجہ کی عظیم شخصیت اور قومی خدمات کا اعتراف کیا بعض ممبروں نے کہا کہ اب چین اور پاکستان میں جو سرحدی معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی بنیاد مرحوم محمد علی نے ہی استوار کی تھی۔ مجموعی طور پر ۲۵ ارکان نے سابق وزیر خارجہ کو خراج عقیدت پیش کیا جن میں سپیکر بھی شامل تھے۔

صدر ایوب نے محمد علی مرحوم کی تعزیت کی

ڈھاکہ ۹ مارچ۔ صدر ایوب کل صبح مسٹر محمد علی مرحوم کی تعزیت کے لئے بیگم محمد علی سے ملنے گئے مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر عبد المنعم خاں آپ کے ہمراہ تھے۔ صدر نے بیگم محمد علی اور ان کے بچوں سے اظہار افسوس کیا اور تمام کنبہ کی بہبود کے متعلق دریافت کیا۔

اردو کی خبریں انگریزی سے پہلے

ڈھاکہ ۹ مارچ۔ مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر فضل القادر چوہدری نے کل بتایا کہ یوم پاکستان (۲۳ مارچ سے) ریڈیو پر اردو اور بنگالی میں خبریں انگریزی خبروں سے پہلے سنائی جایا کریں گی۔ وزیر اطلاعات نے ایک مختصر بیان میں کہا ہے کہ قومی جذبات کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ریڈیو پاکستان کی نیوز سروس میں قومی زبانوں کو فوقیت دی جائے۔ اس وقت ریڈیو پاکستان سے انگریزی میں خبریں اردو اور بنگالی سے پہلے نشر کی جاتی ہیں۔ مگر ۲۳ مارچ سے اردو اور بنگالی کو اولیں اہمیت دی جائے گی۔ اس سلسلہ میں ریڈیو پاکستان کو چند ٹیکنیکل مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مگر عوامی جذبات کے پیش نظر یہ تبدیلی گوارا کر لی جائے گی۔

لائل پور میں پلاٹوں کیلئے درخواستیں

لائل پور ۸ مارچ۔ شہری آبادکاری کے حکام نے شاہ اسٹیٹ ٹاؤن میں ہاؤسنگ قطعات اراضی کیلئے درخواستیں موصول ہونے کی تاریخ ۲۰ مارچ تک بڑھا دی ہے۔ پہلے درخواستیں موصول ہونے کی تاریخ ۲۰ جنوری مقرر کی گئی تھی۔

شمالی عراق میں کردوں کی متوقع بغاوت فرو کرنے کیلئے فوج بھیج دی گئی

فوجوں کو شمالی علاقہ میں ہر قسم کی صورت حال سے نمٹنے کیلئے تیار رہنے کا حکم

بیروت ۹ مارچ عراق کی نئی حکومت نے ملک کے شمالی حصول میں فوج بھیج دی ہے تاکہ کردوں کے سوال سے پیدا ہونے والی کشیدگی کے خدشہ کو روکا جا سکے۔ باخبر ذرائع نے بغداد سے بتایا ہے کہ فوجوں کی نقل و حمل اس طرح عمل میں لائی گئی ہے کہ وہ کسی موقع پر بھی جوابی کارروائی کے لئے تیار رہیں۔ یاد رہے کہ کردوں کے پیشوا مصطفےٰ البرزانی نے دھمکی دی تھی کہ اگر کرد قبائل کو عراق کے شمالی علاقہ میں خود مختاری نہ دی گئی تو وہ حکومت کے خلاف بغاوت کر دینگے اس سلسلہ میں ان دنوں کرد قبائل اور حکومت عراق کے درمیان مصالحتی بات چیت ہو رہی ہے۔ عراق کے دوسرے انقلاب سے قبل جنرل عبد الکریم قاسم کی حکومت کردوں کی بغاوت فرو کرنے کے لئے جنگ لڑ رہی ہے عراق کی موجودہ حکومت اس وقت کرد قبائل کے مسئلہ کو حل کرنے کے علاوہ اپنی ہمسایہ حکومت کویت کے ساتھ تعلقات کی استواری کے سوال پر بھی غور و خوض کر رہی ہے۔ اب تک عراق کی نئی حکومت جنرل قاسم کی حکومت کے پیدا کردہ تین اہم مسائل میں سے صرف ایک کو حل کر سکی ہے اور اس نے کویت کے ساتھ عراق کی سرحدوں کو جو بند کر دی گئی تھیں دوبارہ کھول دیا ہے اس کے علاوہ جنرل عارف کی حکومت نے عرب لیگ میں بھی شمولیت اختیار کر لی ہے۔ جنرل قاسم کے عہد عراق لیگ سے کویت کے داخلہ کے خلاف احتجاج کے طور پر نکل گیا تھا۔ یہاں مبصرین نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ عراق نے کویت کے ساتھ سرحدیں کھول کر کویت کے سوال کو حل نہیں کیا ہے بلکہ اسے وقتی طور پر ملتوی کر دیا ہے۔

فالج اطفال کی وبا پر قابو پا لیا گیا

لندن ۹ مارچ۔ انگلستان کے شہر ہل میں کچھ عرصہ قبل فالج اطفال کی وبا پھوٹ پڑی تھی لیکن مقامی حکام نے ٹیکے لگانے کی ایک زبردست مہم شروع کر کے صرف دو ہفتوں میں اس پر قابو پا لیا اس سلسلے میں وزارت صحت کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس وبا کے مقابلے کے لئے کھانے والی گولیوں کی صورت میں ٹیکے فراہم کئے گئے تھے جن کے بیحد حوصلہ افزا نتائج برآمد ہوئے۔ کل ۹۳ بچے بیمار ہوئے تھے۔ جن میں سے ۷۰ پوری طرح صحتیاب ہو گئے۔

درخواست دُعا

میرے والد محترم حکیم محمد صدیق صاحب مالک دواخانہ طب جدید ربوہ کو مورخہ ۲۶ جنوری کو ایک حادثہ میں شدید چوٹ آگئی تھی جس کی وجہ سے آپ ابھی تک چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب کی خدمت میں ان کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صادق احمد نعیم سیکنڈ ائیر
ٹی آئی کالج ربوہ

تقریر حقیقت نبوت پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

(بقیہ صفحہ ۵)

شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ اور میری نبوت یعنی مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا ایک ظل ہے۔ بجز اس کے میری نبوت کچھ نہیں وہی نبوت محمدیہ جو مجھ میں ظاہر ہو گی۔"

نیز اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"تمام کمالات محمدیہ مع نبوت محمدیہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں"۔

پس مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت دراصل نبوت محمدیہ کی ہی بہ پیرایہ جدید جلوہ گری ہے مصری صاحب کا نبوت محمدیہ کے اس ظہور کو نبوت نہ سمجھنا اور اسے محض ولایت قرار دینا ان کی صریح غلطی ہے کیونکہ نبوت محمدیہ آپ میں اس طرح جلوہ گر ہے کہ آپ اس سے اُس تعریف نبوت کے مصداق بن گئے ہیں جس رو سے تمام انبیاء بالاتفاق نبی تھے اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت بھی محفوظ رہتی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان کی قوت قدسیہ بھی بدرجہ اتم و اکمل ثابت ہو جاتی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

روس برما کو ایک ہزار ٹریکٹر فراہم کریگا

رنگون ۹ مارچ۔ کل یہاں روس اور برما کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت روس برما کے مشین اور ٹریکٹر سٹیشنوں کو ایک ہزار ٹریکٹر اور ساز و سامان دے گا روسی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق اس معاہدہ پر برما کی زرعی کارپوریشن اور روس کی ٹریکٹر ایکسپورٹ کارپوریشن کے درمیان دستخط ہوئے ہیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵